بسم اللہ الاول الآخر الرحمان الرحیم

# دینی احکام میں کشف

**مصنف : محمد نبراس**

بسم اللہ الرحمان الرحیم۔

# دینی احکام میں سے کچھ۔

## از روءِ فقہِ سیّدنا امامِ اعظم ابوحنیفہ نعمان رضی اللہ عنہ۔

وضو کے فرض :۔ ۱۔ پورا چہرا دھونا ۲۔ کلائیاں کہنیوں سمیت دھونا ۳۔ سر کے چوتھے حصہ کا مسح کرنا ۴۔ ہر پیر کو ٹخنوں سمیت دھونا۔

ؑ کی سنّتیں : دانت مانجھنا (مسواک کرنا)، بسم اللہ پڑھنا، نماز کا ارادہ کرنا، ھاتھ دھونا، کلی کرنا، ناک اندر سے دھونا، ۳۔۳ بار۔ (ناک میں اُنگلی گھما کر سکنا بھی)، انگلیوں کا اور داڑھی کا خلال کرنا، چہرہ، باز و اور پاؤں (جنکا ایک بار دھونا فرض ہے، مزید دو بار دھوکر) دھونے کا عمل تین بار کرنا۔ کانوں کا مسح اور پورے سر کا مسح ایک بار کرنا، (مسواک کڑوے درخت کی پتلی شاخ سے کرنا۔) وضو میں وقفہ نہ دینا (بلکہ مسلسل کرتے چلے جانا)، وضو ترتیب وار کرنا۔

غسل کے فرض :۔ ۱۔ کلی مع غرغرہ ۲۔ ناک میں پانی چڑھانا۔ ۳۔ پورے جسم کو مکمل طور پر دھونا کہ ذرا سی جگہ بھی دھلنے سے نہ رہے۔

ؑ کی سنتیں : استنجا، ناپاک جگہ کو دھونا، وضو کرنا، سر، پھر داہنا حصہ جسم کا دھونا پھر بایاں حصہ۔ ہر صورت ننگ کو لوگوں کی نگاہ سے بچانا فرض ہے

تیمّم :۔ (کا معنٰی ہے 'ارادہ کرنا') {نماز پڑھنے کے لائق ہونے کا ارادہ (یعنی نیت) کرنا} بسم اللہ پڑھکر دونوں ہتھیلیوں کو مٹی، ریت یا پتھر سے لگانا (کیوں کہ یہ تین چیزیں 'صعید' ہیں۔ جسکا ذکر قرآن میں ہے۔) پھر جھاڑ کر پورے چہرہ پر پھیرنا، دوبارہ اسی طرح لگا کر ہاتھوں، کلائیوں اور کہنیوں پر پھیر لینا۔

تیمّم کی اجازت بحالتِ مجبوری بیمار کے لئے ہے اور اس کے لئے جسے پانی میسر نہ ہو۔ یہ وضو اور غسل کے لئے یکساں ہے۔ تیمّم والا اور وضو والا ایک ہی حکم میں ہیں۔ یہ اس طرح ٹوٹتا ہے جس طرح وضو۔ نیز یہ بھی کہ جس مجبوری کے سبب یہ جائز ہوا تھا وہ مجبوری نہ رہی تو اب تیمّم بھی نہ رہا۔

نماز کی شرطیں :۔ {انکا نماز سے پہلے پایا جانا اور نماز کے دوران بھی فرض ہے} (۱) بالغ مسلمان کا (۲) وقتِ نماز کے اندر (۳) باغسل (۴) باوضو (۵) قبلہ رُخ (۶) ننگ ڈھانپے ہوئے (۷) پاک کپڑوں میں (۸) پاک جسم (۹) پاک جگہ پر (۱۰) بہ نیتِ عبادتِ الٰہی (۱۱) بحالتِ قیام تکبیرِ تحریمہ یعنی اللہ اکبر کہنا۔

نماز کے اندر کے فرض :۔ ۱۔ قیام (کھڑا ہونا) ۲۔ قراءتِ قرآن (ایک آیت پڑھنا) ۳۔ رکوع (ہر رکعت میں ایک) ۴۔ سجدے (ہر رکعت کے دو) کرنا ۵۔ بیٹھنا (ہر نماز کے آخر میں یعنی قعدہ اخیرہ) ۶۔ کسی عمل سے نماز ختم کرنا۔ ۷۔ شرطوں کا نماز سے پہلے اور شروع نماز سے اختتامِ نماز تک باقی رہنا۔

نماز کے واجب اور سنتیں بہت ہیں انمیں سے کچھ یہ ہیں:

واجب: الفاتحہ کی ساتوں آیات واجب ہیں کہ انکی قراءت کی جائے، پھر چھوٹی سے چھوٹی تین آیتیں۔ یہ سب قیام میں ہوں۔ مقتدی کا قیام میں ثناء کے بعد چپ رہنا۔ رکوع میں تین تسبیح برابر رہنا۔ ایسے ہی سجدہ میں۔ قومہ (رکوع کے بعد قیام میں آنا)۔ زیادہ وقفہ کے بغیر نماز ادا کرتے چلے جانا۔ جلسہ (پہلے سجدہ کے بعد اٹھ بیٹھنا)۔ دو رکعت سے زیادہ والی نماز میں پہلا قعدہ کرنا اور تشہد پڑھنا۔ آخری قعدہ میں تشہد پڑھنا۔ تشہّد کا ہر لفظ واجب ہے۔ سجدہ میں ہر پیر کا اکثر حصہ زمین پر لگے رہنا۔ فرضوں کو ترتیب سے اور مسلسل ادا کرنا۔ اختتامِ نماز پر دونوں طرف السلام کہنا۔ وتر کی تیسری رکعت میں بعد القراءت اللہ اکبر اور دعاءِ قنوت۔ نمازِ عید کی چھ زائد تکبریں (دوسری رکعتِ عید میں رکوع کیلئے تکبیر واجب ہے)۔ تکبیر کہتے ہوئے ہاتھوں کو کانوں تک بلند کرنا صرف تکبیر قنوۃ اور نماز عید کی تکبیروں کے وقت ہے۔

سنّت : مرد شروع نماز پر ھاتھ کانوں برابر بلند کرے اور اللہ اکبر کہہ کر ناف کے نیچے اسطرح باندھے کہ دائیں کی ہتھیلی بائیں کی پشت پر رکھے رکوع میں سر، گردن، کمر اور پیٹھ ایک سیدھ میں اور پنجے کھول کر گھٹنے پکڑے۔ رکوع و سجدہ کی تسبیح تین بار یا زیادہ پڑھے۔ رکوع میں، سجود میں

جاتے، اسی طرح اٹھتے تکبیر کہے۔ رکوع سے اٹھتے سمع اللہ لمن حمدہ، اور ربنا لک الحمد کہے (امام صرف تسمیع کہے اور مقتدی صرف تحمید) اور ہاتھ لٹکتے رکھے۔ ہاتھ گھٹنوں پر، گھٹنے زمین پر، پھر ہاتھ زمین پر اور ناک و ماتھا رکھے۔ سجدہ میں انگلیوں کا قبلہ رخ ہونا۔ قعدہ میں دایاں پیر کھڑا اور بایاں پیر پڑا رکھے۔ تشہد میں جب اشھد ان لآ الٰہ الّا اللہ کہے تو ان سے قبل دائیں ہاتھ کی تین اُنگلیاں بند کرے اور شہادت والی کھڑی کرے اور ان لّآ الٰہ اِلّا اللہ پر اِسے گرا دے اور پھر ہاتھ ایسے ہی رہنے دے (السعایہ ج ۲، ص ۲۲۱ من عبدالحی لکھنویؒ) بعدِ تشہُد درود پڑھے۔ السلام کے بعد علیکم ورحمت اللہ۔ عورت ہاتھ کندھوں تک اٹھائے اور سینہ پر باندھے۔ رکوع سجدے سکڑ کر کرے۔ پیر ایک طرف نکال کر بیٹھے اسی طرح سجدہ میں بھی۔

## نمازوں کے اوقات: (انکی پہچان فرضِ عین ہے)

فجر:۔ صبحِ صادق سے شروع ہوجاتا ہے۔ اذان کہی جاسکتی ہے۔ البتہ نماز کی ادائیگی خوب روشنی پھیل جانے پر کرنا چاہئے۔ اس وقت میں صرف دو رکعت سنت اور دو رکعت فرضِ فجر پڑھ سکتے ہیں۔ (قضا فرض، وتر بھی) سنت سے پہلے اگر فرض پڑھ لیں تو سنت سورج نکلنے کے بعد قضآء پڑھیں گے۔ یہ قضاء صرف زوال سے قبل تک جائز ہے۔ فجر کا وقت طلوع الشمس تک رہتا ہے اور سارا ہی کامل ہوتا ہے۔

{طلوع الشمس سے زوال تک کوئی نماز فرض نہیں ہوتی۔}

ظہر:۔ زوال کے بعد ظہر کا وقت شروع ہوتا ہے۔ جب ہر چیز کا سایہ اسکے قد سے تھوڑا سا بڑھ جائے تو ایک مثل کہلاتا ہے۔ یہاں آ کر کامل وقت تمام ہوتا ہے اور پھر ناقص وقت ہوتا ہے۔ اس میں بھی نماز ظہر ادا ہی پڑھی جائیگی، البتہ بغیر جماعت۔ ظہر کا وقت دو مثل پر تمام ہوتا ہے {ایک مثل سے دو مثل تک کا وقت ظہر اور عصر ہر دو کے لئے (اختلافی طور پر) ہے۔ احتیاط یہی ہے کہ عصر (اذان اور نماز) دو مثل کے بعد ادا کی جائے۔

عصر:۔ بعد دو مثل سے شروع ہو کر غروبِ آفتاب تک رہتا ہے۔ البتہ قبل الغروب کے آخری بیس منٹ ناقص ہیں۔ ان میں یہ نماز مکروہ ہے مگر ہے ادا ہی۔ فرضِ عصر ادا کرنے کے بعد نماز پڑھنا منع ہے۔ البتہ اسی دن کی ظہر رہ گئی ہو تو قضاء پڑھ سکتے ہیں۔ اور جنازہ بھی۔

مغرب:۔ غروبِ آفتاب سے لیکر شفق کے غائب ہونے تک اسکا وقت ہے۔ غروب پر اذان و نماز ادا کرنا چاہیئے، ورنہ ترکِ سنت ہوگا جو مکروہ ہے۔ ستاروں کی جب تعداد زیادہ نظر آنے لگتی ہے مکروہ وقت شروع ہو جاتا ہے جو سفید شفق کے غائب ہونے تک رہتا ہے (یہ فرض مغرب کی ادائی کے حق میں مکروہ ہے نہ کہ کسی دوسری کے۔)

عشآء:۔ سرخ شفق کے بعد سے شروع ہو کر اختتام رات تک ہے۔ البتہ آدھی رات تک مستحب اور بعد میں مکروہ۔ مگر نماز ادا ہی شمار ہوگی۔

سورج نکلتے وقت اور سر پر آنے سے ڈھل جانے تک ہر نماز اور سجدہ ناجائز ہے (مکروہ وقتوں میں اذان اور جماعت منع ہے۔ جنازہ نہیں)

تہجّد:۔ نماز عشاء ادا کرنے والے کا پچھلی رات جاگ اٹھنے پر نماز ادا کرنا۔ بہتر یہ ہے کہ وتر واجب بھی اسی کے ساتھ ادا کئے جائیں۔

جنازہ:۔ جب قبر، کفن تیار ہو، غسل دیکر، کفنا کر نمازِ جنازہ (گر نمازِ جنازہ کا وقتِ ممنوع نہ ہو تو) ادا کر کے قریبی قبرستان میں دفنادیں۔ کسی کے انتظار وغیرہ میں نہ رہیں۔ جنازہ کا اعلان نہ کرو، البتہ لوگوں کو بتادو۔ پنج وقتہ فرض نماز کے علاوہ کسی نماز کی اذان نہیں۔ (اذان=اعلان)

جنازہ کا طریقہ:۔ (جو کام نماز سے پہلے فرض ہیں، یہاں بھی فرض ہیں۔) ۱۔ تکبیر تحریمہ کے بعد ثناء، اسمیں آخری جملہ سے پہلے وجل ثنائک پڑھے۔ ۲۔ ہاتھ اٹھائے بغیر تکبیر کہے، اب درود شریف پڑھے، ۳۔ ہاتھ اٹھائے بغیر تکبیر کہے، جنازہ کی دعاء پڑھے، ۴۔ ہاتھ اٹھائے بغیر تکبیر کہے، پھر ہاتھ کھول کر دونوں طرف سلام پھیر دے۔ (اسکے بعد دعا جائز ہے، ثواب ہے)

عید:۔ اسکا وقت سورج نکلنے کے بعد سے ڈھلنے سے پہلے تک ہے۔ طریقہ:۔ چھ تکبیر نمازِ عید واجب تحریمہ کے بعد ثناء، پھر ہاتھ اٹھا کر تکبیر اور چُپ، پھر ہاتھ اٹھا کر تکبیر (ان دونوں کے بعد ہاتھ کھلے رکھے) پھر ہاتھ اٹھا کر تکبیر (اور ہاتھ باندھ لے) تلاوت صرف امام صاحب کریں۔ پھر رکوع وغیرہ۔ دوسری رکعت:۔ صرف امام صاحب تلاوت کریں۔ پھر ہاتھ اٹھا کر تکبیر، پھر ہاتھ اٹھا کر تکبیر، پھر ہاتھ اٹھا کر تکبیر۔ (تینوں پر ہاتھ کھلے) پھر

بغیر ہاتھ اٹھائے تکبیر (عید میں یہ تکبیر واجب ہے) اور رکوع اور آگے کی نماز پوری کرے پھر تکبیر تشریق کہے۔ پھر واجب خطبے سنے۔

سجدہ ءِ سَہْوْ:۔ اگر نماز کا کوئی فرض بغیر بھول کے ترک ہوا، تو نماز از سرِ نو پڑھنا پڑیگی۔ اگر بھول کر چھوٹا اور نماز میں ہی یاد آیا تو وہ فرض بجالائے اور آخری قعدہ میں عبدہٗ ورسولہٗ تک پڑھکر دائیں طرف سلام پھیر کر دو سجدے بھولنے کے کرکے پھر سے التحیات پڑھکر آخر تک پہنچ کر نماز ختم کرے۔ اگر نماز کا واجب بغیر بھول چھوٹا تو نماز پوری کر کے پھر سے پڑھنا واجب ہے۔ اگر بھول کر چھوٹا اور نماز میں یاد آ گیا، تو آخری قعدہ میں (بتائے ہوئے طریقہ پر) بھول کے دو سجدے کرے۔ اگر بعد نماز یاد آیا تو نماز پھر ادا کرے۔ (اس مسئلہ کی تفصیل کتب فقہ میں پڑھ) سنت کے چھوٹنے پر کچھ نہ کرنا ہوگا۔ البتہ اللہ تعالیٰ ورسولہ ﷺ سے معذرت کرے۔

امام کی بھول میں مقتدی شامل ہے مگر مقتدی کی بھول (واجب کی) معاف ہے۔

رکوع سے اٹھنا، یعنی قومہ اور سجدہ سے اٹھنا، یعنی جلسہ، یہ ایسے واجب ہیں جنکا ادنیٰ حصہ بھی پایا جائے تو انکا ادا ہونا مانا جاتا ہے۔ ادنیٰ یہ ہے کہ نمازی کے ہاتھ گھٹنوں سے اوپر چلے جائیں اور سر گھٹنوں برابر ہو جائے، یہ ادائی گرچہ ناقص ہے، مگر ہے۔ اگر اتنا بھی نہ ہو، یعنی رکوع سے سیدھا سجدہ میں، سجدہ سے ناک ذرا سی اٹھا پھر رکھ لینا، اسطرح ناقص بھی نہ پایا گیا۔ لھذا نماز پھر ادا کرنا ہوگی۔

**مؤذن** سمجھ، حیاء اور تقویٰ والا ہو۔ نمازوں کے اوقات اور انکے احکام جانتا ہو۔ باوضو اور قبلہ رخ کہے۔ اتنی بلند آواز سے کہے کہ لوگوں کے گھروں تک پہنچے۔ سُر لگانا منع ہے۔ مسجد سے باہر کہے۔ اذانِ فجر بعد طلوع الفجر اور مغرب بعد الغروب کہے۔ شریعت کی پابندی کرے۔

**اذان** کلمہ کلمہ کہی جائے۔ (دوبار اللہ اکبر ملکر ایک کلمہ کہلاتا ہے) سننے والے ساتھ کہیں۔ دوسری شہادت پر انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھیں اور کہیں، صلی اللہ علیک یا رسول اللہ۔ پھر سن کر ایسا ہی کریں اور کہیں قرۃ عینی بک یا رسول اللہ اللّٰھم متعنی بالسمع والبصر (السعایہ: ج ۲، ۴۶) {یہ اذان کے علاوہ کہیں نہیں} حی علی الصلاۃ پر مؤذن گردن دائیں اور فلاح پر بائیں موڑے اور سینہ قبلہ رخ رکھے۔ سننے والے حوقلہ کہیں۔ فجر میں الصلاۃ خیر من النوم کہے اور سامع کہے صدقتَ وبَرَرتَ، بالحقِ نطقتَ۔ بعد الاذان درود اور پھر دعاءِ وسیلہ برائے خیر البریہ ﷺ۔ (کمافی کتب الفقہ والحدیث)

**تکبیر** (اقامت) امام الصلوٰۃ خود کہے یا وہ جسے امر کرے یا پھر مؤذن کہے۔ دو دو کلمہ ملا کر کہی جائے۔ اس میں ندا کے بعد قد قامتِ الصلوٰۃ دوبار ہے۔ سامع کہے، اقامہا اللہ وادامہا۔ بعدہٗ درود علیٰ من ھو خیر الورود ﷺ۔

چار نمازوں کی اذان اور نماز کے درمیان مناسب وقفہ ہو، اذانِ مغرب کے بعد ایک بار کلمہ شہادت کی مقدار وقفہ کافی ہے۔ اسکے بعد اقامت کہیں۔ پانچوں وقت کی اقامت اور شروع نماز میں وقفہ ہرگز نہیں۔ جنازہ کی اذان اور اعلان نہیں۔ نماز عید کی اذان نہیں اور نہ ہی استسقاء سورج گرہن وچاند گرہن کی۔ گرہن کی نماز اور استسقاء کی دعاء سنت ہے اور استسقاء کی نماز مستحب۔

**امام** آگے کھڑا ہو اور آگے کھڑا ہونے کا اہل بھی ہو؛ عالم باعمل اور پُروقار۔ نماز کے سارے عملوں میں آگے امام اور پیچھے مقتدی رہے۔ صرف امام قراءتِ قرآن کریگا۔ تسمیع (سمع اللہ لمن حمدہ) کہیگا۔ مقتدی کی نیت کریگا تو ثواب پائیگا۔ امام ساری جماعت کا سترہ ہوتا ہے۔ جونہی سلام کہیگا امامت کے احکام ختم ہو جائیں گے۔

**مقتدی** (اقتداء کا مطلب ہے 'ساتھ اور پیچھا'، دونوں پائے جائیں) کیلئے قرائت منع ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا، امام کا پڑھنا مقتدی کیلئے بھی ہے۔ اور فرمایا، جب امام پڑھے تم چپ رہو (صحیح مسلم) یہ صرف تحمید (ربنا لک الحمد) کہے۔ اسکے لئے امام کے پیچھے ہونے کی نیت کرنا فرض ہے۔ امام پر سجدے بھول کے واجب ہوں تو مقتدی پر بھی ہو جائیں گے، اسکا الٹ نہیں۔ مقتدی واجب کی بھول کرے تو سجدے واجب نہ ہوں گے۔

**جماعت** سے نماز ادا کرنے کو واجب سمجھنا چاہئے۔ یہ نمازِ عید اور نمازِ جمعہ کیلئے فرض ہے۔ ایک مقتدی کیساتھ جماعت ہوگی مگر جمعہ کے لئے تین مقتدی ضروری ہیں۔ امام کے سلام پھیرتے ہی جماعت ختم۔ مگر سجدے سہو کے کرنا ہوں تو نہیں۔ اگر نماز کا مستحب وقت نہ رہے تو جماعت منع۔ قضآء میں بھی۔ البتہ اتفاقاً سارے لوگوں کی قضآء ہوئی تو با جماعت پڑھیں۔ امام اعظم ابوحنیفہ نے فرمایا، مسجد اگر مسافری نہ ہو تو جماعتِ ثانیہ مکروہ ہے۔ البتہ صرف ایک مقتدی ہو تو مکروہ نہیں۔ وہ بھی اتفاقاً۔ نہ کہ خواہ مخواہ۔ اس مسئلہ کی وضاحت کے لئے ایک عظیم فقہی کتاب، ''رد المحتار'' جسے 'فتاوی شامی اور حاشیۂ بن عابدین' کہتے ہیں، کی عبارت درج کی جاتی ہے، غور سے پڑھو۔ جلد اول، ۲۹۷ [چھاپا مصری] پر ہے: (قولہٗ تکرار الجماعة) لِمارَوٰی عبدُالرحمنِ بن ابی بکرٍ رضی اللہ عنہما عن ابیہ ، 'انّ رسول الله ﷺ خرج من بيته لِيصلحَ بين الانصار فرجع و قد صُلِّیَ في المسجد بجماعةٍ ،فدخل رسولُ الله ﷺ في منزلِ بعضِ اهلِه فجمع اهلَهٗ فصلى بهم جماعةً۔ 'ولولم يكرِه تكرارُالجماعة في المسجد لَصَلّى فيه۔ ورُوِیَ عن انسؓ ''انّ اصحابَ رسولِ الله ﷺ كانوا اذافاتتهم الجماعةُ في المسجد صلوافي المسجد فُرادٰى"۔ ولانّ التكرار يؤدِیْ تقليلَ الجماعةِ لِانّ الناسَ اذاعلموا انّهم تَفُوْتُ الجماعةُ يتعجلون فتكثروا لّا تَاَخَروا۔ اه. ( بدائع۔) و حينئذٍ فلو دخل جماعةُ المسجدَ بعد ما صَلّو اهلُه فيه فانّهم يصلون وَحُدانا۔ وهو ظاهرالروٰية، (ظهيرية) وفي آخر شرح المُنية۔ "وعن ابي حنيفة رضی اللہ عنہ لو كانت الجماعة اكثر من ثلاثة يكره و الافلا۔

ترجمہ: (یعنی) سیدنا نبی اللہ ﷺ انصار کا مسئلہ حل فرمانے تشریف لیگئے۔ واپس آئے تو آپکی مسجد میں جماعت ہو چکی تھی۔ آپ گھر چلے گئے اور اپنے اہل بیت کے ساتھ با جماعت نماز ادا فرمائی۔ اگر (اس حال میں مسجد میں تکرارِ جماعت مکروہ نہ ہوتی تو ضرور پڑھتے۔
حضرت انس سے روایت کہ اگر صحابہ کی مسجد میں جماعت نکل جاتی تو وہ اکیلے اکیلے ادا کیا کرتے تھے۔ اور یہ بھی کہ دوسری جماعت سے جماعت چھوٹی ہوتی ہے۔ کیونکہ جب لوگ دیکھیں گے کہ نماز نکلتی ہے تو جلدی آئینگے تو زیادہ ہو جائینگے ورنہ دیر کیا کرینگے (سستی اور بے پرواہی)۔ اس صورت میں اگر کچھ لوگ مسجد میں آئیں کہ جماعت نکل چکی تو الگ الگ پڑھیں۔
حضرت سیدنا امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے ہے، ''اگر جماعتِ ثانیہ تین نمازیوں سے زائد ہو تو مکروہ ہوگی ورنہ نہیں۔
[صحیح از امام اعظمؒ یہ ہے کہ ایک امام اور ایک مقتدی نہ کہ دو مقتدی۔ (لگتا ہے یہاں تسامح ہوا۔ محمد براس)]

**جنازہ**:۔ فرض کفایہ کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی ایک یا چند لوگ ادا کردیں تو باقی بری الذمہ۔ جماعت بے جماعت ہو سکتا ہے۔ اسکے رکن (فرض) قیام اور چار تکبیریں ہیں۔ اس میں جو پڑھا جاتا ہے سنتِ مؤکدہ ہے۔ ثنا میں آخری جملہ سے پہلے 'وجلّ ثنائک' پڑھ۔ بعد تکبیرِ چہارم ہاتھ کھول کر سلام۔ اگر ہوتی جماعت میں آملے تو جب امام اللہ اکبر کہے تب شامل ہو۔ جو تکبیریں رہ گئیں وہ امام کے سلام کے بعد کہہ۔ بعد الجنازہ مختصر دعا جائز ہے۔ لمبی ناجائز ہے۔

**کفن**:۔ مرد کے کپڑے تین۔ ایک بڑی چادر جسے لفافہ کہتے ہیں۔ ایک قمیص کے طور پر جو کندھوں سے ٹخنوں تک اور آگے پیچھے ایک جتنا لمبا۔ ایک تہبند کے طور پر۔ عورت کے لئے دو اور۔ ایک دوپٹہ اور ایک کمربند۔ یہ سارے ان سلے چاہیں۔ لفافہ بچھا کر، اسپر قمیص اور تہبند۔ اسطرح دوپٹہ اور کمربند۔ مرد کے کفن کو خوشبو لگانا اچھا ہے اور عورت کے لئے برا۔

**غسلِ میّت**:۔ بیری کے کچھ پتے تھوڑے پانی میں ابال کے باقی گرم پانی میں ملا کر، میت پر چادر ڈالکر، پہلے اسکے ہونٹ اور ناک پونچھ لو پھر چہرہ، بازو دھو کر، سر کا مسح کرلو اور پیر دھولو۔ پورا جسم اچھی طرح صابن سے دھولو۔ پھر کپڑے سے سکھا لو۔ پھر کافور ملو۔ اور اسے اب کفنا دو۔ اب نماز میں تاخیر مت کرو۔ جنازہ کے ساتھ چلتے ہوئے مونہہ سے ذکر کی بجائے دل میں اپنی موت کو اور قبر کو اور حساب کو اپنے عملوں کو یاد کرتے چلو۔ راستہ میں یا کہیں اور میت کا مونہہ مت کھولو۔ جلد از جلد دفنا دو۔

جان بوجھ کر رونا، آواز نکالنا، جنازہ میں عورتوں کا آنا، میت کا مونہہ دکھانا، قبر پر چیز بانٹنا، اذان کہنا، کسی کو قرآن یا ذکر کے لئے بٹھانا منع ہے۔ لوگ خود ذکر اللہ کریں تو کر سکتے ہیں۔

**تلقینِ میّت:** ۔ قبر پر پاؤں کیطرف ہاتھ رکھکر کہے: اے قبر والے! اے قبر والے!! اے قبر والے!!! پوچھنے والے سے کہہ: میرا رب اللہ ہے، میرا دین اسلام ہے اور میں اس ذات محترم کو محمد رسول اللہ جانتا ہوں، اللہ کا آخری نبی مانتا رہا ﷺ۔

۔ اپنی اور اپنوں کی عادت بناؤ کہ سوتے اٹھتے تسمیہ + کلمہ + درود پڑھا جائے اور سوتے وقت آیت الکرسی و چہار قل پڑھا کرو۔

**نماز پنجگانہ با جماعت مسجد میں ادا کرو، خدا سے ڈرو۔ اذانِ جمعہ سنتے ہی آؤ۔ یہ حکمِ قرآنی ہے۔**

عورت کی نماز گھر میں ہے نہ کہ مسجد میں۔ اسی لئے اسپر نہ جمعہ ہے اور نہ عید۔ کیوں کہ ان دونوں کیلئے گھر سے نکلنا پڑتا ہے۔ اسی لئے وہ امام نہیں؛ نہ امامتِ صغری کی نہ ہی کبری کی، اسپر جہاد فرض نہ حصولِ رزق۔ گھر میں رہے، بازار میں نہ پھرے۔

( ۷۸۶)

وضو: شرطِ نماز اور فرض ہے۔ اول مسواک (سنت)۔ پھر نیت، تسمیہ، ہاتھ تین بار دھو، کلی تین بار، ناک کے اندر پانی تین بار (سنتیں)۔ چہرہ دھوا یک بار (فرض) پھر دو بار اور (سنت)۔ کہنیوں سمیت دونوں بازو (= ״)۔ سر کا مسح (چوتھائی حصہ فرض) باقی کا اور کان (سنت)۔ گدی کا (مستحب)۔ ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھو (= ״)۔

غسل: (شرط اور فرض) وضو کر (سنت) ۱۔ غرغرہ، ۲۔ ناک اندر تک، پورا جسم دھو؛ (= ״)

## صفۃُ الصلوۃ

وضو اور غسل اور نماز کی دوسری شرطوں کی موجودگی کی حالت میں، جو کہ فرض ہیں، تکبیرِ تحریمہ (یہ بھی شرط ہے) کہے، تو ہاتھوں کے انگوٹھے کانوں کی لو برابر لا (سنت ہے)۔ ہاتھ ناف کے نیچے باندھ لے (سنت ہے)۔ بائیں ہاتھ کی پشت پر داہنا رکھ کہ تین انگلیاں کلائی پر چھنگلیا اسکے نیچے اور انگوٹھا اوپر رہے۔ (سنت ہے)۔ ثناء پھر تعوذ پھر تسمیہ (سنت ہیں) پڑھ۔ اب سورۃ الفاتحہ (واجب ہے) پڑھ۔ آمین کہہ (سنت) پھر (سورۃ کے شروع سے پڑھے تو تسمیہ مستحب ہے ورنہ مت پڑھ) قرآن میں سے ایک بڑی یا تین چھوٹی آیتیں پڑھ (واجب دو آیتیں اور ایک فرض ہے)۔ یہ سب قیام میں ہے (جو فرض ہے)۔ اب رکوع (جو فرض ہے) کر۔ تین بار تسبیحِ رکوع کہنے کی دیر رک (فرض ہے)۔

تکبیرِ تحریمہ کہتے وقت ہتھیلیاں قبلہ رخ، دونوں پاؤں کے درمیان فاصلہ کم از کم چار انگل ہونا چاہئے، زیادہ سولہ اور پیر سیدھے رکھ۔ (سنت) سر، کمر، پیٹھ، بازو اور ٹانگیں سیدھی رکھ۔ گھٹنے پکڑ۔ (یہ سب سنت) اسمیں تسبیح تین بار پڑھ (سنت ہے)۔ پھر قومہ (واجب) کر۔ یہاں سیدھا کھڑا ہوتے ہوئے امام صرف تسمیع، مقتدی صرف تحمید اور منفرد دونوں کہے۔ (سنت)۔ پھر مت رک۔ {نمازِ فرض اور واجب میں اور کچھ مت کہہ} سجدہ (فرض) کیلئے تکبیر کہتے ہوئے گھٹنوں کو پکڑ کر انہیں زمین پر رکھ، پھر ہاتھ، ناک اور ماتھا (سنتیں)۔ تین تسبیح کی دیر تک رک (فرض) تسبیح تین بار یا زیادہ (سنت) کہہ۔ اٹھ بیٹھ، جلسہ کر (واجب)، رک مت۔ {نمازِ فرض اور واجب میں اور کچھ مت کہہ۔} سجدہ کر (فرض)۔

اسکے بعد بیٹھے بغیر دوسری رکعت کیلئے، کھڑا ہو (واجب) پنجوں کے بل۔ ہاتھ گھٹنوں پر رکھ کر اُٹھ (سنتیں) تسمیہ (مستحب)۔ الفاتحہ (واجب) کسی سورت کی تین آیات (واجب۔ جن میں ایک فرض ہے) پڑھ۔ فرض اور واجب سے زیادہ قرائت: فجر اور ظہر کی پہلی دو میں، دو دو رکوع کے برابر، عصر، عشاء میں ایک ایک رکوع (سنتِ مؤکدہ)، {اس سے زیادہ مستحب}

اگر نماز فرض/واجب کے علاوہ ہے تو اگلی رکعتیں اسی طرح۔ اگر فرض ہے تو اگلیوں میں صرف فاتحہ (بحالتِ قیام)۔ باقی کے سب اعمال پہلی

دو کی طرح ادا کر۔ آخری قعدہ (فرض) تشہد (واجب) درود (سنت)، دعاء (مستحب)۔ اختتامِ نماز اپنے ارادہ اور کسی عمل سے کر (فرض)۔ اگر وتر (واجب تینوں رکعت ایک سلام سے) ہے تو پہلی دو اُسی طرح۔ تیسری میں بعد قرائت ہاتھ کانوں تک لیجا (واجب) کر تکبیر کہتے ہوئے پھر سے باندھ (سنت)، دعاءِ قنوت پڑھ (واجب)۔ پھر رکوع وغیرہ ساری اسی طرح۔ آخر میں ''سلام'' ہر نماز میں (واجب)۔ علیکم ورحمۃ اللہ (سنت) کہہ۔ اسکے بعد کے ذکر بغیر آواز کر۔ نماز میں جو پڑھے اسے خود سنے بس۔

نمازِ جنازہ: اسکی ساری شرطیں نماز والی ہیں۔ یہ فرض علی الکفایہ ہے۔ کسی کے پڑھ لینے سے باقیوں پر فرض نہیں رہتی۔ اسکو بطور نفل ادا نہیں کر سکتے۔ لہٰذا اسکی تکرار نہیں۔ میّت کا سامنے ہونا ضروری ہے اسلئے غائبانہ جائز نہیں۔ یہ اصل میں دعاء ہے۔ لہٰذا غائبانہ کی بجائے دعاء کی جائے۔ چاروں تکبیریں فرض ہیں۔ یہ قیام میں ہوتی ہیں۔ ادائیگی میں نماز کی طرح ہے البتہ چوتھی کے بعد دونوں ہاتھ کھول کر دائیں اور بائیں سلام۔ پھر دعاء۔ چہرہ دیکھنا، عورتوں کا آنا، بار بار دعاء، سب بے معنٰی اور من گھڑت ہے۔ ساتھ چلتے موت کو یاد کر اور چپ رہ۔

میّت کا غسل فرض۔ کفن تین کپڑے مرد اور لڑکے کے۔ پانچ عورت اور لڑکی کے اور بس۔ سادہ پانی سے، بغیرِ کلّی اور ناک میں دیئے وضو کرا (سنت) بیری کے پتے ابال کر (سنت)، اس پانی سے نہلا (فرض)۔ پھر کفنا (فرض)۔ میّت اور کفن کو خوشبو لگا (سنت)۔ قبر جلد تیار ہونا چاہیے اور دفن بھی۔ امامت نمازِ جمعہ کا امام، ورنہ محلّہ کی مسجد کا امام کرے۔ دوسرے کو مکروہ۔ موت کی نسبت سے کھانا، پینا اور سب کو کھلانا منع ہے تنگ دست کی مدد بہر حال ثواب۔ انّما الاعمال بِنّیات۔

<u>کوشش کر کے رونا، آواز سے رونا، طرح طرح کے جملے، سب حرام ہیں۔ بچو!</u>

نمازِ عید: دونوں عیدوں کی نماز یکساں ہے۔ نیت میں عیدُ الفطر اور عیدُ الاضحٰی کا فرق ذہن میں رکھ۔ سورج نکل آنے پر دو رکعت واجب اور ہر رکعت میں تین، تین تکبیریں (واجب) اضافی کہی جاتی ہیں۔ پہلی رکعت میں ثناء کے بعد امام کے ساتھ تین تکبیریں ہیں۔ جن میں سے پہلی دو پر ہاتھ بلند کر کے چھوڑ اور تیسری کہہ کر باندھ (سنت)۔ صرف امام قرائت کرے پھر رکوع وغیرہ اسکے پیچھے سب کریں۔

دوسری رکعت میں پہلے امام قرائت پھر اضافی تین تکبیریں (واجب) ان میں تینوں پر ہاتھ اٹھا کر چھوڑ۔ پھر چوتھی رکوع کے لئے (واجب) کہہ۔ باقی سب کچھ حسبِ معمول ہے۔

<u>نماز میں آ شامل ہونا:</u> [روزمرہ نماز میں] رکوع میں ہو تو تحریمہ کے بعد ٹھہر، دو سانس کی دیر۔ یہ قیام (فرض) ہے۔ پھر اگر امام کو حالتِ رکوع میں پالیا تو، رکعت کو پالیا۔ ورنہ نہیں۔ اسکے علاوہ ہو تو، آتے ہی تحریمہ کہہ کر امام کی اقتداء کر۔ رک مت۔ اسکے سہو کے سجدوں میں بھی شریک ہو۔ جو رکعت نہ پا سکا، اسکے سلام کے بعد ادا کر۔ پہلے پہلی۔ پھر بعد والی... الیٰ آخر۔

<u>جنازہ</u> میں، تو رک اور جب امام تکبیر کہے، کہہ۔ جو امام کی وہ تیری۔ اسکے سلام کے بعد چوکنے والی بالترتیب کہہ اور پڑھ۔ پھر سلام پھیر۔

<u>عید</u> میں، قیام میں ملا تکبیروں کے بعد، تو تکبیریں کہہ پھر امام کے پیچھے رکوع کر۔ اگر رکوع میں ملا، تو تکبیریں کہہ۔ جو رکعت رہ گئی وہ اسکے سلام کے بعد ادا کر۔

<u>جنازہ اور عید</u>، کے نکل جانے [فوت ہونے] کا اندیشہ ہو تو تیمم کر۔ اور کوئی ہو تو نہ!

تیمم: اس لفظ کا معنٰی ہے، ''ارادہ کرنا''۔ اور اسی ارادہ کو نیت کہتے ہیں۔ طریقہ یہ ہے:

تسمیہ کہہ (سنت) نیت یہ کہ میرے لئے نماز پڑھنا جائز ہو جائے۔ (یہ فرض ہے) صعیدٌ طیبٌ: زمین کی اوپر کی سطح، خواہ مٹی خواہ ریت، خواہ پتھر (کسی بھی قسم کا ہو)، پاک ہو۔ اسپر دونوں ہتھیلیاں آہستہ سے لگا (فرض) انہیں جھاڑ (سنت) انہیں اپنے پورے چہرہ پر پھیر (فرض) ہتھیلیاں پھر لگا، جھاڑ، اپنی دونوں بازوؤں پر؛ کہنیوں سمیت پھیر (فرض)

مسئلہ: صبح صادق ہو جانے کے بعد، فجر کی دو رکعت سنت اور دو رکعت فرض کے علاوہ، صرف اسی رات کی قضاء شدہ عشاء اور نمازِ جنازہ جو اس وقت حاضر کیا گیا ہو، پڑھ۔ اور کوئی مت پڑھ۔ اگر فرضِ فجر پہلے ادا کئے تو اب سنتِ فجر سورج نکل آنے کے بعد وقتِ زوال سے پہلے

تک قضاء پڑھ۔طلوعِ شمس سے پہلے نہ۔طلوع اور زوال کے وقت نماز نا جائز ہے۔غروبِ شمس سے بیس منٹ پہلے وقتِ مکروہ شروع ہوتا ہے اس وقت میں عصر ادا مگر مکروہ ہوتی ہے۔عصر کے فرض کے بعد نماز نہیں۔البتہ اسی دن کی ظہر قضاء اور حاضر جنازہ جائز ہے۔غروبِ آفتاب پر روزہ کھول، اذان کہہ، انتظار مت کر، نمازِ مغرب ادا کر۔بعد جنازہ دعاء جائز ہے۔تعزیتِ عزیزانِ میّتِ انکا حق ہے مگر صرف تین دن کے اندر۔بعد میں صرف وہ کر سکتا ہے جو ان تین دنوں کے دوران کہیں دور تھا اور نہ کر سکا۔جنازہ آس پاس کے قبرستان میں دفنا دور مت جا۔

تکبیرِ تحریمہ، دعاءِ قنوت کی تکبیر، عیدوں کی واجب تکبیروں کے علاوہ کسی میں ہاتھ اُٹھانا منع ہے۔حدیثوں میں جو آیا وہ نبی پاک ﷺ نے بعد میں چھوڑ دیا تھا (طحاوی شریف، مسندِ امام اعظم اور دوسری کئی کتابوں میں حدیثیں موجود ہیں)۔آواز سے آمین کہنا اور دعاء مانگنا بھی منع ہے (الاعراف:۵۵ و بخاری وغیرہ) وتر تین رکعت ایک سلام ہے۔رکوع سے اُٹھتے صرف تسمیع اور تحمید ہے پھر فوراً سجدہ۔نمازِ جنازہ میں قرآن نہیں۔جنازہ صرف ایک ہے اور غائبانہ نہیں دعاء میں ہاتھ اٹھانا عاجزی کے لئے ہے جسکا حکم قرآن میں ہے (الاعراف:۵۵) مگر نماز میں اُٹھانا منع ہے۔

محمد نبراس، اصغر العباد رحمہ اللہ فی العُدّۃِ والمعاد؛ آمین من السّعاد۔

بسم اللہ الرحمان الرحیم۔

## عقیدہ اور عقیدت۔

**اللہ:** اسی نے سب پیدا فرمایا۔اس جیسا کوئی نہیں۔سب سے بڑا، سب پر قادر۔اسکی صفتوں میں بھی کوئی شریک نہیں۔صرف وہ الٰہ یعنی صرف اسی کی عبادت ہے۔اسکی اطاعت سب پر، اسپر کسی کی نہیں۔مخلوق کی طرح کی کوئی بات اس میں نہیں۔جسکو، جو ملا اسی نے دیا۔

**فرشتے:** یہ جس سے بنے، اسے نور کہتے ہیں۔معصوم اس معنیٰ میں کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر ہی نہیں سکتے۔اور بھی کئی صفتیں انکی ایسی ہیں جو عام انسانوں کی نہیں۔کلامِ الٰہی (وحیِ رسالت) و نصرت نبیوں تک لانا، نزولِ رحمت، عذاب و لعنت دشمنوں پر۔اور بہت سارے کام کرنا۔گویا کہ یہ اللہ پاک کے نوکر (کارگزارانِ قدرت، مدبّراتِ امر) ہیں۔انکا جسم بھی ہے روح بھی۔قیامت کو مریں گے۔

**اللہ کی کتاب۔** کلماتِ مبارکہ اور انکا معنیٰ (اللہ کا کلام) نبیوں پر بذریعہ فرشتہ آئے۔(یہ ہمارے محمد پاک ﷺ کے آنے کے بعد کسی پر نہیں آسکتے)

**نبی اللہ:** وہ بندہ جو اللہ سے لے اوروں کو دے۔اللہ کے بنائے سب کچھ۔اللہ کا پیغام پہنچائے، اللہ سے ملائے۔اسکی اطاعت بھی لازم ہے جو کہے، کرے، سب درست۔چھپی بات بتائے۔نبی معصوم ہوتے ہیں اور فرشتے بھی۔اور کوئی نہیں۔البتہ نابالغ بچوں کا گناہ شمار نہیں ہوتا۔{نبی تب کہتے ہیں جب اسے 'غیب کی خبر دینے والا' کہنا ہو۔رسول تب، جب اسے 'پیغام دینے والا' کہنا ہو۔دونوں لفظ ایک ہی آدمی کیلئے}

**محمد رسول اللہ ﷺ۔** اللہ تعالیٰ کی پہلی مخلوق اور سب سے زیادہ پیارے۔اللہ کے سارے نبیوں میں آخری۔اُنکے امام۔اِنکے رتبوں کی حد نہیں۔آپ سارے آسمانوں پر گئے، عرش پر بھی اور پھر اللہ ورسولہٗ کو پتا کہ کہاں تک پہنچے۔یہ سب آپ نے جاگتے میں کیا اور ایک منٹ بھی نہ لگا۔واپس آکر حرمِ مکہ میں سو گئے۔سارے نبیوں اور سارے صحابیوں کے امام آپ ہیں۔درود آپ پر، سلام آپ پر اور ساری آل واصحاب پر، آمین۔آپ کے چار بیٹے اور چار بیٹیاں، چار (بڑے یار) زمین والے اور چار آسمان والے۔اور اللہ اکبر آپکا رب، آپ اسکے محبوب ترین بندے۔آپکے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہو سکتا۔آپ آخر الزماں۔جو یہ نہ مانے سو کافر ہو۔سارے نبی بعد الوفاۃ زندہ؛ جیسے پہلے، ویسے اب۔سب کچھ آپسے ہے۔سکو سب کچھ آپ سے ملا۔انّما انا قاسمٌ واللہُ یعطی۔آپ سبکا وسیلہ، سب کے شفیع۔خالق و مخلوق کے درمیان وسیلۃ العظمیٰ آپ ہیں ﷺ۔

**صحابی:** نبی پاک کے سارے ساتھی سچے اور برحق ہیں؛ پکے مسلمان، نبیوں کے بعد انکی بڑی شان۔سارے گناہوں سے پاک اور جنتی

ہیں۔اور ساروں کی شان قرآن وحدیث میں محفوظ ہے، جنہوں نے قرآن مجید محفوظ کیا اور اس پر پورا پورا عمل کیا۔انمیں سے ہرگز کوئی مرتد نہ ہوا، نہ منافق۔انکے متعلق زبان درازی حرام قریب بہ کفر اور بعض صحابہ کے بارہ میں تو گستاخی واقعی کفر ہے۔

صحابہءِرسول میں سب سے اوّل وافضل ہیں حضرت ابو بکر، جنکا نام عبد اللہؓ ہے۔اول رتبہ پر چاروں خلیفہ۔پھر عشرہ مبشرہ، پھر بدری صحابی پھر مہاجر پھر انصار۔فتحِ مکہ سے پہلے سرِتسلیم خم کرنے والے افضل، ہیں بعد والوں سے۔آپکو سب سے زیادہ پیار سیدہ حضرت عائشہ الصدیقہ سے ہے جوام المؤمنین ہیں، اور مردوں میں حضرت ابو بکر سے، جوواحد خلیفۃ الرسول ہیں ﷺ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

۔۔۔نبیوں اور فرشتوں کو بھی نبی اللہ ﷺ کی صحبت کا شرف حاصل ہے۔مگر انہیں اصطلاحِ صحابیت سے ذکر نہیں کیا جاتا، اس لئے وہ احکامِ صحابیت میں نہیں۔صحابی بعد الانبیاء بلند رتبہ والے ہیں اور فرشتوں بارے تفصیل ہے۔البتہ محبوبانِ الٰہ انسان ہوئے، برتر ہوئے (مہریہ)۔

سارے نبی، سارے صحابی اللہ العظیم کے محبوب بندے اور ولی ہیں۔

**تقدیر:** اللہ تعالیٰ نے ہر بات کو مقرر و متعین کر دیا۔سب کچھ اس ذات لیس کمثلہٖ شیء کے علم اور قدرت میں ہے۔سب لکھ دیا۔

**موت** اِس دنیاوی زندگی کا ختم ہونا ہے۔مگر انبیاء علیہم السلام کی یہ زندگی پھر شروع ہوگئی، نہ ختم ہونے کیلئے۔انکے جسم محترم سالم رہتے ہیں۔وہ اسطرح وقت گزارتے ہیں جیسے زندہ۔بڑے آرام میں ہوتے ہیں۔جن حدیثوں میں یہ ذکر ہے اُن پر اجماعِ امت ہے۔

**الیوم الآخر:** اسے قیامت کا دن کہتے ہیں۔عالم دنیا کی نسبت سے یہ آخری دن ہوگا۔اسکی ابتدا ہر کسی کی موت سے ہوگی حتیٰ کہ فرشتے بھی۔انبیاء، شہدا تو پہلے ہی اس مرحلہ (ذائقۃ الموت) کو طے کر چکے ہونگے۔البتہ روح، جنت جہنم، عرش اس سے مستثنیٰ ہیں۔بہت سخت دن ہوگا۔بہت سے ایسے ہیں جن کو اس دن کوئی پریشانی نہ ہوگی انکا ذکر قرآن مجید میں آیا ہے۔اور حدیث شریف میں بھی۔

اس مَرے بعد کے جی اٹھنے کو "<u>البعث بعد الموت</u>" کہتے ہیں۔اس پر ایمان لانا ضروری ہے۔اسی کو حشر کہتے ہیں۔ساروں کا جمع ہونا۔سب سے اول آقاءِ کل حضرت محمد المصطفےٰ احمد المجتبیٰ ﷺ اپنی انفرادی شان سے تشریف لائینگے اور سارے انبیاء اپنی اپنی شان کے ساتھ۔اللہ کریم کے جملہ محبوب بندے بڑے آرام اور مزے میں ہونگے اور اللہ تعالیٰ کو جب ہمارے آقا سجدہ کر چکیں گے اور اللہ ذوالجلال والاکرام اپنے جلال پر اپنی مہر کا پردہ تان دیں گے تو حساب اور شفاعت کا مرحلہ آئیگا۔سب سے پہلا اور عظیم ترین رتبہ آخری نبی اللہ ﷺ کا ہے۔بہت سے ایسے محترم بھی ہیں جنکا حساب نہیں ہونا۔انمیں انبیاء وصحابہ بھی ہیں۔حدیث میں یہ بھی آیا کہ لاتعداد بغیرِ حساب جنت میں جائیں گے۔

سب میدانِ قیامت میں ہونگے۔ حبیب الٰہ العالمین سرکار دو عالم کو حمد کے جھنڈے (لواء الحمد) کے سامنے سلامی پیش کریں گے، آپ کے ترانے سرائیں گے۔(سبحان اللہ)۔ترازو (میزان)، حوضِ کوثر، شفاعت یہیں ہونگے۔پکڑ دھکڑ، لین دین، پل صراط بھی ہوگی۔جن کو اعمال نامہ ملنا ہے ملیگا۔کسی کو دائیں ہاتھ میں سامنے سے، کسی کو بائیں ہاتھ میں بازو مروڑ کر پیچھے سے۔ذرہ ذرہ کا حساب ہوگا۔سبھی عملوں کے حساب سے پہلے نماز کا سوال ہوگا؛ جسکی یہ درست اسکا معاملہ آگے بڑھے گا، ورنہ وہیں پر ہی اڑا رہیگا؛ خراب ہوتا۔(اللہ کی امان!)

{لوگ بہت سی باتیں گھڑ کر لوگوں کو سنا کر انسے دنیا حاصل کر رہے ہیں، ان سے بچو! جو یہاں درج ہے وہ مستند ہے، اسے اختیار کرو!}

**قبر** سے مراد وہ عالَم ہے جس سے مرنے والے کو گزرنا ہے۔اسے برزخ کہتے ہیں۔کچھ لوگوں کو برزخی زندگی حاصل ہوتی ہے جیسے شہید۔

**منکر، نکیر** نامی فرشتے قبر میں تین سوال کرنے آتے ہیں۔اللہ کے آخری نبی ﷺ ہر قبر میں بنفسِ نفیس آتے ہیں۔انکا بھی پوچھا جاتا ہے۔ہر کسی کو قبر بھینچتی ہے۔نیک کو پیار سے، بد کو وِعار سے۔نیک کی قبر، باغیچہءِ بہشت اور دوسروں کی جہنم کا گڑھا ہوتی ہے۔یہ انتظار گاہ ہے۔قبر والے باہر کی آوازیں سنتے ہیں اور آنے والے کو دیکھتے ہیں۔مرنے والے کی روح کا، جہاں بھی ہو تعلق قبر والے وجود سے ہوتا ہے۔مسلم کو قبر میں دعاءِ مسلم کا فائدہ ہوتا ہے۔قبر آخرت کی پہلی منزل ہے۔

جنت ایمان والوں کا دائمی ٹھکانا۔جہنم کفروالوں کا دائمی اور گناہ گار مؤمنوں کا (اگر وہ داخل ہوئے تو) عارضی ٹھکانا۔اعراف کوئی مقام ہے جسکے بارہ میں تفصیل ہے۔

**لوائُ الحمد:** عظیم رسول کا عظمت نشان جھنڈا۔ **حوضِ کوثر:** ساقیِ کوثر کی روز قیامت بے مثال سخاوت کی لازوال عطاء۔ جنت کے دو دریا؛ ا۔کوثر ۲۔سلسبیل، کا بے مثال پانی اُس تالاب میں آ گریگا اور سیدالابرار مع ابرار، جن میں صحابہ بڑی شان والے ہیں، ہر جنت کو بھربھر پلائیں گے کہ پھر نہ پیاس لگے گی نہ کوئی تکلیف ہوگی۔ اللھم بنبیك المرتضی ارزقنا و النا،امین۔ ﷺ

میزان: اعمال کی کاپیاں تو لنے کیلئے تراز و نصب کئے جائیں گے۔سب کا حساب ہوگا اور سب کو لینا دینا ہوگا۔

شفاعت: یہ کئی قسم کی ہے۔ (۱) رسول اللہ المکرم ﷺ، کچھ لوگوں کی سفارش کر کے اور بھی بڑا مرتبہ دلائیں گے۔ (۲) کچھ کو بالکل بخشوالیں گے (۳) کچھ کی کسی حد تک معافی کرائیں گے۔!۔کچھ محشر میں،!!۔کچھ کسی حد تک سزا پا کر!!!۔کچھ مقررہ سزا پوری پا کر، آپکی شفاعت سے جنت میں جائیں گے۔

{اصل یہ ہے کہ کوئی بھی ذرہ بھی نافرمانی کا مرتکب ہوا ہوگا، نہ چھوٹنے کے لئے پکڑ کا مستحق ہوگا۔اللہ رب العالمین ارحم الراحمین کی رحمت بصورۃِ شفاعتِ رحمۃ للعالمین ظہور پزیر ہوگی۔آپ صاحبِ شفاعتِ کبریٰ ہیں؛ آپ حبیب کبریاء ہیں۔آپ کو اور آپکے پیاروں کو بحضور اللہ الرحمان الغفور الرحیم بے حد عظیم الشان عزّت حاصل ہے۔اس بنا پر آپکو اختیار ہے کہ جسے چاہیں چھڑا لیں۔اسی مصطفائی کا اظہار ہوگا، بخشنے والا غفّار ہوگا اور بخشا جانے والا بندہ ءِکردگار ہوگا۔اس پر بغلیں بجانے والے بےفکر ہو کر کسی غلط فہمی کا شکار نہ ہوں بلکہ گناہ کمانے،لوگوں کو ستانے سے پہلے اُن سارے مراحل کو ذہن میں تازہ رکھیں جن سے اُنہیں گزرنا پڑیگا،تو حوصلے چھوٹ جاتے ہیں،ہوش اُڑ جاتے ہیں۔گر ایمان سالم ہو تو ڈر جاتے ہیں،بندے بن جاتے اور باز رہتے ہیں۔ یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے۔یہ بڑے نصیب کی بات ہے۔}

کچھ اور بھی شافع ہونگے۔مگر خود چھوٹو گے.....تو،چھڑاؤ گے!خود ہی دھر لئے گئے تو؟کسی خود فریبی کا شکار نہ ہونا؛تمہیں سمجھائے دیتے ہیں۔

۔ پھر نہ کہنا، ہمیں خبر نہ ہوئی!

**جہنم:** یہ ایک بہت بڑی اور بُری جگہ ہے۔آگ ایسی کہ بالکل تاریک۔اسکے شعلے سیکڑوں سال کے فاصلہ تک کی لپک والے۔اور اسکی جلن سیکڑوں سال کی دوری تک جھلسا دینے والی۔وہاں جلنے والے مر بھی نہ سکیں،جی بھی نہ سکیں۔طرح طرح کے جسمانی عذاب، ذہنی اذیتیں اور گندہ ترین کھانا پینا۔ بہت ہی زیادہ بے عزتی۔ الامان الحفیظ۔

از روءِ ائمہ ءِ دین، علماءِ شریعتِ مطہرہ، جہنم پر نہایت تیز دھار اور تنگ پل نما راستہ (صراط) ہے جس پر سے گزرنا ہوگا۔جہنمی اس پر سے گر ینگے اور جنتی بچ نکلیں گے۔ جب اللہ کے پیارے گزریں گے تو جہنم دہائی دیگی: اے نیک بخت جلدی سے گذر جا نہیں تو تیرے نور کی ٹھنڈک سے میں بجھی۔جہنم کے سات در کے (نیچے اور نیچے اور..... تختے ہیں) جنہیں ابواب فرمایا، ہیں۔"اُس پار جنت ہے۔"

**جنت:** ایمان والوں کیلئے ناقابلِ تصور نعمتوں والے گھنے باغات ہیں۔اس کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ یہاں حضرت محمد رسول اللہ ہیں۔ بس اسی یقین کر لو کہ کیا کیا اور کیسی کیسی نعمتیں وہاں ہونگی۔ پر۔ اسکی قیمت ہے بہت۔ ہے رہنا وہاں مدامی۔ دینگی حوریں سلامی محمد کی کر غلامی اسکے آٹھ طبق ہیں۔جنہیں ابواب فرمایا۔اسکے طول و عرض کو ساری زمینیں تھوڑی، سارے آسمان چھوٹے۔

## جسے پانی ہو جنت، محمد کے ساتھ ساتھ جائے۔

اُطلب العلم من المھد الیٰ الحد کا یہی معنیٰ ہے۔ (محمد نبراس، پوری اسکی ہر آس: آمین۔)